بسم اللہ الرحمن الرحیم

اکیلے نماز پڑھنے والے کی اقتدا کی نیت سے لوگ شامل ہوجائیں تو نماز کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص اکیلے نماز پڑھ رہاہواور چند لوگ اس کے پیچھے مقتدی بن کر کھڑے ہوجائیں تو اکیلے نماز پڑھنے والا کیا کرے؟ اگر اس نے امامت کی نیت نہیں کی تو کیا مقتدیوں کی نماز اداہوجائے گی اور اس کی خود کی نماز اداہوجائے گی؟

جواب

مقتدی کو اقتداء کی نیت کرنا ضروری ہے یعنی مقتدی کی نماز اسی وقت درست ہوگی جب وہ نماز کی نیت کرنے کے ساتھ امام کی اقتدا کی نیت کرے اور مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لیے امام کو نیتِ امامت ضروری نہیں لہذا اگر کوئی شخص اکیلے فرض نماز پڑھ رہاہو اور دوسرا شخص آکر اس کی اقتدا میں نماز شروع کرے تو مقتدی کی نماز اداہوجائے گی جبکہ اقتداء کی دیگر تمام شرائط پائی جائیں (بہار شریعت میں اقتداء کی 13 شرائط لکھی ہیں، نماز درست ہونے کے لئے ان سب کا بیک وقت پایا جانا ضروری ہے)۔ اس صورت میں اکیلے نماز پڑھنے والے کو اختیار ہوگا کہ امامت کی نیت کرے یا نہ کرے، دونوں صورتوں میں مقتدی کی نماز درست ہے البتہ امام نے امامت کی نیت نہ کی تو اسے جماعت کا ثواب نہیں ملے گا۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ اس صورت میں اگر اکیلے نماز پڑھنے والا پیچھے والوں کی امامت کی نیت کرتا ہے تو امامت سے متعلقہ ضروری احکام کی رعایت رکھنا اس پر لازم ہوگا جیسے اگر کسی نے اکیلے جہری نماز مثلاً مغرب، عشا کے فرض شروع کیے اور کسی نے اس کی اقتدا کی اور اس نے اس کے امام بننے کی نیت کی تو اب یہ قراءت میں جہاں تک پہنچا ہے اس سے آگے جہراً قراءت کرے کیونکہ جہری نمازوں میں امام پر جہری قراءت واجب ہے البتہ جتنی قراءت آہستہ آواز میں پہلے کرچکا تھا، وہ دوبارہ جہراً کرنے کی حاجت نہیں، یونہی تکبیراتِ انتقالات بلند آواز سے کہے گا وعلی ھذا القیاس۔

یہ بھی واضح رہے کہ مندرجہ بالا تفصیل (یعنی اکیلے پڑھنے والے کا نیتِ امامت کرنا) جماعت کا ثواب پانے اور امامت کے تقاضے اس پر لازم ہونے کے اعتبار سے تھی۔ کوئی دوسرا شخص اکیلے نماز پڑھنے والے کے ساتھ جماعت کے طور پر شامل ہونا چاہے تو اس کی تفصیل یہ ہے کہ بعد میں آنے والا اکیلا مرد ہے تو سنت یہ ہے کہ یہ امام کے برابر اس کی دائیں جانب کھڑا ہو اور برابر کھڑے ہونے میں اس چیز کا لحاظ فرض ہے کہ قیام، رکوع، سجود کسی بھی رکن میں اس کے پاؤں کا ٹخنہ، امام کے ٹخنے سے آگے نہ بڑھے۔ اگر دو مرد مقتدی ہیں تو سنت یہ ہے کہ امام کے پیچھے کھڑے ہوں البتہ اگر دونوں امام کے برابر دائیں، بائیں جانب کھڑے ہوئے تو اس میں بھی

کوئی حرج نہیں۔ اگر مرد مقتدی دو سے زیادہ ہوں تو واجب ہے کہ امام کے پیچھے کھڑے ہوں، ان کے لئے امام کے برابر کھڑا ہونا مکروہِ تحریمی وگناہ ہے۔ یونہی تنہا پڑھنے والے کی اگر عورت اقتدا کرے تو اس حوالے سے ایک علیحدہ تفصیل ہے جس کا ذکر فقہ کی کتب میں مصرّح ہے۔

منفرد کے پیچھے اقتدا کرنے سے مقتدی کی نماز ادا ہوجائے گی اور امام کے لئے نیت امامت ضروری نہیں جیسا کہ محقق ومدقق علامہ علاؤ الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: 1088ھ) فرماتے ہیں: "والامام ینوی صلاتہ فقط ولا یشترط لصحۃ الاقداء نیۃ امامۃ المقتدی بل لنیل الثواب" **یعنی امام صرف اپنی نماز کی نیت کرے گا، مقتدی کی نماز درست ہونے کے لئے امام کو امامت کی نیت کرنا ضروری نہیں ہاں ثواب پانے کے لئے نیتِ امامت کرنی ہوگی۔**

اس کے تحت خاتمۃ المحققین علامہ محمد امین بن عمر ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: 1254ھ) لکھتے ہیں: "والحاصل ماقالہ في الاشباہ من انہ لا یصح الاقتداء الا بنیتہ وتصح الامامۃ بدون نیتھا۔۔۔(قولہ بل لنیل الثواب) معطوف علی قولہ لصحۃ الاقتداء ای بل یشترط نیۃ امامۃ المقتدی لنیل الامام ثواب الجماعۃ" **(عبارت کا خلاصہ) حاصلِ کلام وہ ہے جو اشباہ ونظائر میں لکھا ہے کہ مقتدی کی نماز نیتِ اقتدا کے بغیر درست نہیں ہوگی اور بغیر نیتِ امامت امامت درست ہے لیکن امام کو جماعت کا ثواب اسی صورت میں ملے گا جب وہ مقتدیوں کی امامت کی نیت کرے (ورنہ ثواب نہیں ملے گا، نماز اگرچہ ادا ہوجائے گی)۔ (الدرّ المختار ورد المحتار، ج 02، ص 128، مطبوعہ کوئٹہ ملتقطاً)**

فتاوی عالمگیری میں ہے: "والامام ینوي ماینوی المنفرد ولا یحتاج الی نیۃ الإمامۃ۔۔۔ولو کان مقتدیا ینوی ماینوی المنفرد وینوی الاقتداء ایضاً لان الاقتداء لا یجوز بدون النیۃ" **یعنی امام منفرد والی نیت کرے، اسے نیتِ امامت کی حاجت نہیں جبکہ مقتدی کو منفرد والی نیت کے ساتھ نیتِ اقتدا بھی ضروری ہے کیونکہ بغیر نیت اقتدا درست نہیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، ج 1، ص 66، مطبوعہ کوئٹہ ملتقطاً)**

کسی نے منفرد کی اقتدا کی تو منفرد اگر نیتِ امامت کرے تو امامت کے تقاضے اس پر لازم ہیں جیسا کہ علامہ ابراہیم بن محمد حلبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: 956ھ) حلبی کبیر فرماتے ہیں: "شرع منفرداًفی صلاۃ جھریۃ فقرا الفاتحۃ مخافتۃ ثم اقتدی بہ جماعۃ یجھر بالسورۃ ان قصد الامامۃ والا فلا اذ لا یلزمہ مالم یلتزمہ" **یعنی کسی نے جہری نماز اکیلے شروع کی، سورہ فاتحہ آہستہ آواز میں پڑھی پھر کچھ لوگوں نے اس کی اقتدا کی، اگر ان کی امامت کا ارادہ کرے تو بقیہ قراءت جہر یعنی بلند آواز سے کرے ورنہ نہیں کیونکہ آدمی جب تک اس کا التزام نہ کرے اس پر اس چیز کے تقاضے لازم نہیں ہوں گے۔ (غنیۃ المتملی شرح منیۃ المصلی، ج 2، فصل فی مسائل شتی، ص 566، دار الکتب العلمیۃ بیروت)**

امام پر امامت کے تقاضے اسی وقت لازم ہوں گے جب وہ امامت کی نیت کرے، اگر امامت کی نیت نہیں کرتا تو وہ اپنی نماز کے حق میں منفرد ہوگا اور اس پر منفرد والے احکام نافذ ہوں گے اگرچہ کوئی دوسرا اس کی اقتدا کی نیت سے اس کے پیچھے نماز پڑھے اور اگر امام

امامت کی نیت نہیں کرتا توامام کو جماعت کا ثواب بھی نہیں ملے گاچنانچہ درمختار میں حلبی کبیر کی مذکورہ عبارت کو ذکر کیا گیا ہے، اس کے تحت فتاوی شامی میں ہے: ”(قولہ ان قصد الامامۃ الخ) عزاہ في القنیۃ الی فتاوی الکرمانی ووجھہ ان الامام منفرد فی حق نفسہ ولذا لا یحنث فی لا یؤم احداً مالم ینو الامامۃ ولا یحصل ثواب الجماعۃ الا بالنیۃ۔۔۔ **فاذا کان کذلک فکیف تلزمہ احکام الامامۃ بدون التزام فافھم**“ یعنی کسی نے دوسرے کی اقتدا کی اور نماز جہر والی ہو توامام پر جہر اس وقت واجب ہوگا اگر وہ امامت کی نیت کرے۔ قنیہ میں اس مسئلے کو فتاوی کرمانی کی طرف منسوب کیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ امام اپنی نماز کے حق میں منفرد ہوتا ہے اسی سبب اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ کسی کی امامت نہیں کرے گا اور کسی نے نماز میں اس کی اقتدا کی تو جب تک وہ امامت کی نیت نہیں کرتا، حانث نہیں ہوگا نیز امام کو جماعت کا ثواب بھی نہیں ملے گا مگر یہ کہ امامت کا قصد کرے (پھر علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح کے مزید کچھ نظائر بیان فرمائے، پھر فرمایا) **توجب معاملہ یہ ہوا کہ نیتِ امامت ضروری ہے توامامت کا التزام کئے بغیر اس پر امامت کے احکام کس طرح لازم ہوسکتے ہیں؟** (ردالمحتار علی الدر المختار، ج 2، ص 305، مطبوعہ کوئٹہ)

منفرد سری قراءت کر رہا ہو اور کوئی دوسرا شخص اس کی اقتدا کی نیت سے اس کی نماز میں شامل ہوجائے اور اس منفرد نے اس کی امامت کی نیت کی تو اگر جہری نماز ہے تو قراءت کا جو حصہ باقی ہے، امام اسے جہر سے پڑھے اور جو پڑھ چکا ہے اس کا اعادہ نہیں کرے گا جیسا کہ حلبی کبیر والی مذکورہ عبارت کی شرح بیان کرتے ہوئے حاشیہ رحمتی میں لکھا ہے: ”ظاھر (قولہ: یجھر بالسورۃ) انہ لا یلزمہ اعادۃ الفاتحۃ ویمکن حملہ علی ارادۃ ان الجھر صار واجباً فی حقہ بعد ان کان مندوباً۔۔۔ ولعل الاوجہ ماذکرہ الحلبی انّ من حین اقتدی بہ ونوی الامامۃ عند ذلک صار اماماً فیجھر بہ ولا یکلف مامضی“ یعنی صرف سورت کی جہری قراءت کرے گا اور دوبارہ سورہ فاتحہ پڑھنا لازم نہیں کیونکہ امامت کی نیت سے پہلے جہری قراءت مستحب تھی اور نیت کرنے کے بعد واجب ہوگئی اور زیادہ بہتر بات وہ ہے جو علامہ حلبی نے ذکر فرمائی کہ جب کسی نے دوسرے کی اقتدا کی اور اس نے مقتدی کے آنے پر اس کی امامت کی نیت کی تو نیت کرنے سے وہ امام ہوگیا لہذا آگے کی قراءت میں جہر کرے گا اور پچھلی قراءت جہر سے دوبارہ کرنے کا پابند نہیں کیا جائے گا۔
(منحۃ الباری لمصطفی الانصاری علی الدر المختار، ص 130-131، مخطوط، ملتقطاً)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”مقتدی کو اقتدا کی نیت بھی ضروری ہے اور امام کو نیت اِمامت مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لیے ضروری نہیں، یہاں تک کہ اگر امام نے یہ قصد کرلیا کہ میں فلاں کا امام نہیں ہوں اور اس نے اس کی اقتدا کی نماز ہوگئی، مگر امام نے اِمامت کی نیت نہ کی تو ثواب جماعت نہ پائے گا اور ثواب جماعت حاصل ہونے کے لیے مقتدی کی شرکت سے پیشتر نیت کرلینا ضروری نہیں، بلکہ وقت شرکت بھی نیت کر سکتا ہے۔“ (بہار شریعت، ج 01، حصہ 03، ص 495، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

اکیلے نماز پڑھنے والی کی اقتدا کرنے کے حوالے سے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”آہستہ پڑھ رہا تھا کہ دوسرا شخص شامل ہوگیا تو جو باقی ہے اسے جہر سے پڑھے اور جو پڑھ چکا ہے اس کا اعادہ نہیں۔“ (ایضاً، ص 544)

ایک یا زائد مقتدی ہوں تو وہ کہاں کھڑے ہوں گے؟ اس **متعلق** امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جب صرف ایک مقتدی ہو تو سنت یہی ہے کہ وہ امام کے برابر داہنی طرف کھڑا ہو مگر اس کا لحاظ فرض ہے کہ قیام، قعود، رکوع، سجود کسی حالت میں اس کے پاؤں کا گٹّا، امام کے گِٹّے سے آگے نہ بڑھے۔ اسی احتیاط کے لئے امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ فرماتے ہیں کہ یہ اپنا پنجہ امام کی ایڑی کے برابر رکھے، اور اگر دو مقتدی ہوں تو اگرچہ سنت یہی ہے کہ پیچھے کھڑے ہوں، پھر بھی اگر امام کے دہنے بائیں برابر کھڑے ہو جائیں گے حرج نہیں مگر دو سے زیادہ مقتدیوں کا امام کے برابر کھڑا ہونا یا امام کا صف سے کچھ آگے بڑھا ہونا کہ صف کی قدر جگہ نہ چھوٹے یہ ناجائز و گناہ ہے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی۔" (فتاوی رضویہ، ج 7، ص 201، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا رضا محمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13562

تاریخ اجراء: 15 ربیع الآخر 1446ھ/19 اکتوبر 2024ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net